از عدالتِ عظمیٰ

مختص سوامی نادر اور دیگران

بنام

راکمر شنن نادر اور دیگران

تاریخ فیصلہ: 30 نومبر 1995

[فیضان ادین اور سوجاتا بنام منوہر، جسٹس صاحبان]

ہندو شادی ایکٹ، 1956: دفعہ 26-

غیر شادی شدہ بیٹا - موت کی جائیداد - ماں پر ارتقاء - ماں کی موت - اس کی بیٹیوں پر جائیداد کی منتقلی -
بیٹیوں کے ذریعہ انجام دیا گیا فروخت کا دستاویز -

درست قرار پایا ہوا۔

آر اور ایم کے ذریعے ان کے حق میں انجام دیے گئے دو سیل ڈیڈز کی بنیاد پر اپیل گزاروں کی طرف سے دائر
کردہ پارٹیشن دعویٰ کو جواب دہندگان نے اس بنیاد پر چیلنج کیا کہ سیل ڈیڈز غلط تھے۔ ٹرائل کورٹ نے فیصلہ
دیا کہ دونوں دکانداروں کی طرف سے کی گئی فروخت درست ہے کیونکہ انہیں اپنی ماں کے سے زمین میں
دلچسپی وراثت میں ملی تھی۔ پہلی ایپلٹ کورٹ نے فیصلہ دیا کہ دکانداروں کی ماں، جو ایک عیسائی تھی، اپنے

بیٹے یو کی جائیداد میں کامیاب نہیں ہو سکتی تھی جو ایک ہندو کے طور پر مر گیا تھا۔ عدالت عالیہ نے فرسٹ اپیلیٹ کورٹ کے فیصلے کی توثیق کی۔ لہذا یہ اپیل۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

قرار پایا کہ: فرسٹ اپیلیٹ کورٹ نے غلط طور پر یہ فرض کیا تھا کہ وینڈر کی ماں کے نے عیسائیت اختیار کر لی تھی۔ یہ ایک تسلیم شدہ حقیقت ہے کہ وہ 1957 میں اپنی موت تک ہندو تھیں۔ اس کے غیر شادی شدہ بیٹے یو کی موت پر اس کا حصہ اس پر منتقل ہو گیا۔ اس کی موت کے بعد اس کی جائیداد کی جانشینی ہندو جانشینی ایکٹ، 1956 کے تحت ہو گی جو نافذ ہوا۔ ایسا ہونے پر، اس کی دو بیٹیاں اپنی ماں کی چھوڑی ہوئی جائیداد کی حقدار ہوں گی کیونکہ صرف مذہب تبدیل کرنے والے کی اولاد کو دفعہ 20 کے تحت نااہل قرار دیا جاتا ہے۔ لہذا، آر اور ایم سے ہونے والی فروخت درست ہو گی۔ [F-H، 14-A-13]

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 1607، سال 1981۔

سی اے نمبر 1977، سال 1977 میں مدراس عدالت عالیہ کے 16.12.86 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے کے وی موہن۔

جواب دہندگان کی طرف سے وی بالا چندرن، کے آر چودھری، (این پی) اور ایس اروند۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

مدعیوں کے کہنے پر یہ اپیل 16 دسمبر 1986 کے فیصلے کے خلاف ہدایت کی گئی ہے جسے مدراس عدالت عالیہ نے سیکنڈ اپیل نمبر 1977، سال 1977 میں منظور کیا تھا، جس میں پہلی اپیلیٹ عدالت کے فیصلے کی تصدیق کی گئی تھی جس میں ٹرائل کورٹ کے ذریعے منظور کردہ فیصلے اور ڈگری کو الٹ دیا گیا تھا۔ مدعی۔ اپیل کنندگان

نے تین سیل ڈیڈز کی بنیاد پر سوٹ کی زمین کی تقسیم کے لیے دعویٰ دائر کیا تھا جس میں سے ایک کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اسے پیرومل کے بیٹوں انکو پلائی اور متھو پلائی نے اپنے حصص کے حوالے سے تیسرے اپیل کنندہ کے حق میں انجام دیا تھا۔ دود گیر سیل ڈیڈز کو روزمل اور مریمیل نے بالترتیب پہلے اپیل کنندہ اور دوسرے اپیل کنندہ کے حق میں انجام دیا۔ دعویٰ علیہ نے اس مقدمے کی اس بنیاد پر مخالفت کی کہ روزمل اور مریمیل کو زمین میں کوئی دلچسپی وراثت میں نہیں ملی تھی اور اس لیے ان کے ذریعے انجام دیے گئے سیل ڈیڈز غلط تھے۔ ٹرائل کورٹ نے شواہد کی جانچ پڑتال پر یہ نظریہ اختیار کیا کہ مدعیوں کے دکانداروں کو زیر بحث زمین میں دلچسپی وراثت میں ملی تھی اور اس لیے ان کی طرف سے کی گئی فروخت درست تھی۔ ان نتائج کو پہلی اپیلٹ عدالت نے اس مفروضے پر الٹ دیا کہ روزمل اور مریمیل کی ماں کو چمل عیسائی تھی اور اس وجہ سے وہ اپنے بیٹوں کمار سوامی کی جائیداد میں کامیاب نہیں ہو سکی، جن کی موت ہندو ہونے کے ناطے ہوئی تھی۔ لیکن فریقین کی استدعاؤں پر غور کرنے پر، ہمیں پتہ چلتا ہے کہ معروف فرسٹ اپیلٹ کورٹ نے غلط طور پر یہ فرض کیا تھا کہ کوچمل۔ روزمل اور مریمیل کی ماں نے عیسائیت اختیار کر لی تھی۔ اس کے برعکس، ہم دیکھتے ہیں کہ یہ ایک تسلیم شدہ حقیقت ہے کہ وہ 1957 میں اپنی موت تک ہندو تھیں۔

مذکورہ بالا حقائق اور حالات کے پیش نظر، کمار سوامی کی موت پر (23.7.1864) کمار سوامی کا حصہ ان کی والدہ کو چمل کو منتقل کر دیا گیا، منکشر قانون کے مطابق، کیونکہ کمار سوامی کی موت غیر شادی شدہ تھی۔ 1957 میں کوچمل کی موت کے بعد اس کی جائیداد پر جانشینی ہندو کامیابی ایکٹ کے ذریعے چلائی جائے گی جو 1854 میں نافذ ہوا اور ایسا ہونے کی وجہ سے اس کی دو بیٹیاں اپنی ماں کی چھوڑی ہوئی جائیداد کی حقدار ہوں گی کیونکہ صرف ایک تبدیل شدہ اولاد کو ہندو جانشینی ایکٹ کی دفعہ 20 کے تحت نااہل قرار دیا جاتا ہے۔ ان حقائق اور حالات میں، روزمل اور مریمیل کی طرف سے کی گئی فروخت درست ہوگی۔ نتیجے میں، اپیل کامیاب ہو جاتی ہے اور اس کی اجازت دی جاتی ہے۔ پہلی اپیلٹ عدالت اور عدالت عالیہ کے

ذریعے منظور کردہ فیصلے اور ڈگری کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے اور ٹرائل کورٹ کا حکم بحال کیا جاتا ہے۔ کوئی لاگت نہیں۔

متبادل درخواست کی اجازت ہے۔

اپیل کی اجازت دی گئی۔